مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا لجنہ سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی

مورخہ 3 ستمبر 2016ء۔سوال وجواب کی شکل میں

س: دین حق عورتوں کے حقوق کی پاسداری نہیں کرتا اس اعتراض کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

ج: فرمایا! یہ اعتراض دین حق کی تعلیم پر نہیں ہوسکتا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ دین حق عورتوں کے حقوق کی حق تلفی اپنے قوانین میں کرتا ہے۔قرآن ہر معاملے کا حل پیش کرتا ہے۔اس میں عورت مرد کے حقوق کی فلاسفی اور دنیاوی قوانین یا سوچ کے تحت بنائے گئے حقوق کی تعریف میں فرق ضرور ہے۔دین حق دین فطرت ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کا تعین بھی دونوں کی فطرتی صلاحیتوں کے مطابق کرتا ہے۔

س: دین حق نے طلاق کی صورت میں دودھ پلانے والی عورت کے حق کا تحفظ کس طرح کیا ہے؟

ج: فرمایا! اگر عورت مرد کی طلاق ایسے وقت میں ہوجائے جب عورت اپنے اور اس مرد کے بچے کو دودھ پلا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بچہ کے دودھ پلانے کے دوران ماں کا کھانے پینے اور پوشاک کا تمام خرچ مرد کے ذمہ ہے اور معروف سے مراد باپ کی مقدرت کے لحاظ سے یعنی امیر اپنی طاقت کے لحاظ سے اور غریب اپنی طاقت کے مطابق دے۔جہاں ماں پر فرض ہے کہ مقررہ وقت تک دودھ پلائے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زیادہ سے زیادہ دوسال ہے اور باپ پر بھی فرض ہے کہ بچہ کی ماں کا تمام خرچ اٹھائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ احسان نہیں ہے بلکہ عورت کا حق ہے جو تم نے اسے دینا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے اس حق کو عورت کو دلوایا۔

س: عورتیں مردوں سے کس وصف میں برابر ہیں؟

ج: فرمایا! باوجود اس کے کہ دین حق کہتا ہے کہ مرد اور عورت کی ذمہ داریوں میں فرق ہے جسموں کی بناوٹ مختلف ہے لیکن عقل سے جس طرح اللہ تعالیٰ نے مرد کو نوازا ہے اسی طرح عورت کو بھی نوازا ہے۔ علم حاصل کرنے کا حکم جس طرح مرد کو ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔گویا خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کو برابر کی ترقی کرنے کا مادہ بھی دیا ہے اور دونوں کو عقل دی ہے کہ اس کو استعمال کر کے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھ سکتے ہو۔کوئی مرد نہیں کہہ سکتا کہ ایک جگہ پہنچ کر عورت کے علم وعرفان کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور مرد کی جاری رہتی ہیں اسی طرح زبان مرد اور عورت کو ایک طرح دی ہے۔اگر مرد بڑے بڑے مقرر ہو سکتے ہیں اور اپنے علم وعرفان کو بیان کرنے کی صلاحیت رکھ سکتے ہیں تو عورتیں بھی بڑی بڑی مقرر بن سکتی ہیں۔لیکن ساتھ ہی عورت کے حیاء اور تقدس کا بھی خیال رکھا ہے اور پردے کی رعایت سے ان باتوں کی اجازت دی ہے۔

س: مرد کے قوام ہونے کے متعلق دین حق ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

ج: فرمایا! ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں وغیرہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں اور مردوں کو برابر دیئے ہیں مگر اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ عورت اور مرد کے ہاتھ پاؤں اور اعصاب میں قوت اور طاقت میں اللہ تعالیٰ نے فرق رکھ دیا ہے۔یعنی مردوں کو زیادہ طاقت دی ہے اور عورت کو کم۔مثلاً اعصاب کی طاقت مردوں میں عورتوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ایک سروے یوکے میں ہوا تھا جس سے پتا چلا کہ کام پر آنے جانے کی وجہ سے عورتوں پر اعصابی اور نفسیاتی تناؤ اور سٹریس مردوں کی نسبت چار گنا زیادہ ہوتا ہے اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مرد عورت پر قوام ہے تو اس سے یہ بھی مطلب ہے کہ اس کے اعصاب بھی مضبوط ہیں۔

س: حضور انور نے عورتوں کے صبر وبرداشت کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے عورت پر ڈالی ہے اس کے انجام دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس کے اعصاب کو بھی مضبوط کر دیا ہے جہاں ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے اعصاب کو مضبوط بھی کر دیا اس میں برداشت کا مادہ بھی مرد سے کئی گنا زیادہ دے دیا۔اس کی ایک عام مثال بچوں کو پالنے کی ہے۔عورت بچہ کا رونا چلانا برداشت کرتی ہے رات میں کئی کئی دفعہ اٹھ کر اسے دودھ پلاتی ہے۔اس معاملے میں عورت کے صبر کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

س: حضرت مصلح موعود نے عورت اور مرد کے فطرتی فرق کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود ایک دفعہ اس مضمون کو بیان فرمارہے تھے کہ عورت اور مرد میں فطرت کے مطابق کیا فرق ہے اور یہ فرق بیان فرمانے کے بعد جب آپ نے عورت کی مثال بچے کے رونے کے برداشت کرنے کے بارے میں دی کہ عورت کا دل اس معاملے میں پہاڑ جیسا اللہ تعالیٰ نے بنایا۔بڑے بڑے مضبوط اعصاب کے لوگ اور بڑے فلاسفر جو ہیں ان کے سپرد اگر رونے والا بچہ کر دو تو شام تک وہ شخص نیم پاگل ہو جائے گا لیکن عورتیں بڑی ہمت سے اسے برداشت کرتی ہیں۔لیکن اس کے مقابلہ میں جنگ میں مرد کام آتے ہیں۔ یہاں پر عورت کتنی ہی صابر اور ہوشیار کیوں نہ ہو گھبرا جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے کام کے لحاظ سے اس کی فطرت میں ہی صبر رکھا ہے۔عموماً مردوں میں سواں حصہ بھی عورت کے مقابلہ میں صبر نہیں ہے۔

س: عورتوں اور مردوں کے برابری کے حقوق کے بارہ حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ سوال ہی جاہلانہ ہے کہ ہر معاملہ میں برابری دو یا ان کے کام بدل دو جس طرح مطالبات روزمرہ ہوتے ہیں کوئی بعید نہیں کہ یہ مطالبہ بھی ہونے لگ جائے کہ ان کے کام بھی بدل دو۔مرد عورتوں کے کام کریں عورت مردوں کے کام کریں۔ ایسی باتیں اب شروع ہو چکی ہیں۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم نے اپنے ملک میں اجازت دے دی کہ اب عورت فوج کے اس حصہ میں شامل ہوسکتی ہیں جو لڑنے والی فوج ہے اور ان کے مطابق یہ عورت کا حق اور برابری کا تقاضا ہے جو اس کو مرد کے برابر ہونا چاہئے کہ وہ فوج میں بھی لڑے۔اس پر خود ان کے جرنیلوں نے آواز اٹھائی ہے کہ یہ غلط ہے یہ کیا بیوقوفی والی بات ہے بلکہ سابق فوجیوں نے تو کھلے طور پر کہا ہے کہ یہ فوج کو کمزور کرنے والی بات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عورت مرد کے قویٰ اور طاقتوں میں فرق رکھ دیا تو پھر ایسے فیصلے سوائے نقصان پہنچانے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکالیں گے۔ فوجیوں نے یہ بھی کہا کہ اگر عورت فرنٹ لائن پر جا کر لڑتی ہے تو مرد فوجی جو ہے وہ لڑائی پر توجہ دینے کی بجائے دشمن سے لڑنے کی بجائے اپنی فوجی عورتوں کو بچانے کی طرف توجہ دیں گے ان کی توجہ ساری اس طرف رہے گی۔

س: عورتوں کو حقیر سمجھنے والوں کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! دنیا میں مرد نے عموماً عورت پر زیادتی کی اور ہر معاملہ میں اختلاف کرتے ہوئے اپنی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کی اور عورت نے بھی اس کے ردّعمل میں اب اپنے حقوق کے لئے ہر بات میں برابری کا مطالبہ کر دیا۔ دونوں کی غلطی ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ایسے مرد ہیں جو عورت کو حقیر سمجھتے ہیں۔ ان پر پابندیاں لگاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ عورت کے بھی جذبات ہیں عورت کے سینے میں بھی دل ہے۔

س: گھروں کا امن قائم کرنے کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! امن قائم کرنے کیلئے ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرے اور حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے حقوق دینے کی طرف توجہ دے۔دوسروں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دے۔ جب ہر ایک حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دے رہا ہو گا تو کسی کا حق غصب ہی نہیں ہو گا اور یہی دین حق کی تعلیم ہے۔ جب حق غصب نہیں ہو رہا تو کوئی پاگل نہیں ہے کہ بلاوجہ مطالبات کرتا رہے۔

س: بچوں کی تربیت کا اولین فرض کس کا ہے؟

ج: اگر عورت یہ سمجھتی ہے کہ بچے کی تربیت اس کا اولین فرض ہے اور دین حق یہ فرض عورت پر ڈالتا ہے کہ بچے کی تربیت تمہارا اولین فرض ہے تو وہ نوکریاں کرنے اور بلاوجہ باہر سہیلیوں کے ساتھ گھومنے اور مجلسوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے بچوں کی تربیت پر توجہ دے گی۔ وہ صرف اپنے بچے کی تربیت نہیں کر رہی ہو گی بلکہ قوم کے بچوں کی تربیت کر کے انہیں ملک وقوم کا فعال حصہ بنا رہی ہو گی۔ بچوں کی اچھی تربیت ہی جماعت کیلئے بھی اور ملک وقوم کے لئے بھی بہترین اور کارآمد وجود پیدا کر رہی ہو گی۔ حکومتیں بڑی سکیمیں بناتی ہیں کہ بچوں کو پالنے کیلئے انتظام کرے اور مائیں اپنی نوکریوں پر توجہ دیں۔ یہاں بھی شاید کوئی ایسی سکیم بن رہی ہے۔ یہ عورتوں کے حق قائم کئے جانے کیلئے کوشش ہے لیکن ایک وقت میں ان کو احساس ہو گا کہ بچے کی اصل تربیت ماں کی گود ہی ہے۔ ماں کا پیار اور بچوں کی تربیت کا انداز دوسرا کوئی اپنا ہی نہیں سکتا اور اس انداز میں اور اس طریق سے کوئی دوسرا کر ہی نہیں سکتا۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ جو بچے سوشل سروس والوں کے ذریعہ سے پلتے ہیں ان میں سے بہت بڑی تعداد ہے جو بگڑ جاتی ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے احمدی ماؤں کو بچوں کی تربیت کے وقت کس بات کی طرف توجہ دلائی؟

ج: حضرت مصلح موعود نے یہ بہت خوبصورت بات بیان فرمائی کہ بچوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے تم بڑی کوشش کرتی ہو بڑی بے چین ہو جاتی ہو لیکن روح کی خوبصورتی کا جب سوال پیدا ہوتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ اگر ایسا کریں گی تو بہت ظالم ہوں گی کہ روح کی خوبصورتی کا احساس نہ کیا جائے۔ اس کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ دنیا داری کی طرف زیادہ توجہ رہے۔

س: حضور انور نے عورتوں اور مردوں کی ذمہ داریوں کے ادراک کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! عورت اور مرد کی ذمہ داریوں کا جو فرق اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوا ہے اس کے ادراک کی ضرورت ہے۔ جس دن ہماری ہر عورت کو یہ ادراک حاصل ہو گیا اس دن ہماری نسلیں دنیا کی رہنما بن کر ابھرنا شروع ہو جائیں گی۔ اس دن ہر بچی کا حق محفوظ ہو جائے گا۔ اس دن ہر عورت کا حق محفوظ ہو جائے گا۔ ایسی تربیت سے نکلے ہوئے لڑکے وہ مرد بنیں گے جو عورت کے حقیقی مقام کو پہچاننے، ظلم نہ کرنے والے بلکہ ان کے حق دینے والے ہوں گے۔ وہ باپ پیدا ہوں گے جو بچوں کی صحیح پرورش میں ماؤں کا ہاتھ بٹانے والے ہوں گے۔

س: خطاب کے آخر پر حضور انور نے احمدی بچیوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! آج ہماری بچیاں دنیا داروں کے عورت کے حق دلوانے کی تنظیموں سے متاثر ہو کر صرف اپنے اس حق کا مطالبہ نہ کریں جو اپنی ذات تک اور دنیا داری تک محدود رہتا ہے اس سے آگے نہیں نکلتا بلکہ اس حق کا نعرہ بلند کریں جو مردوں کے ذہنوں میں ان کی بچپن کی تربیت سے بلند ہوتا رہے۔ جو بچوں اور لڑکوں میں ان کی بچپن کی تربیت کے دوران سے بلند ہونا شروع ہو جائے کہ تم نے بیوی، بیٹی، ماں کے حق کو قائم کر کے انہیں معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام دینا ہے۔ وہ مقام دینا ہے جو دین نے ان کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حق برابر کے دیئے ہوئے ہیں۔ وہ سب حق قائم کرنے ہیں۔

☆☆☆☆☆